فتوی نمبر:AB028
تاریخ:27نومبر2020

بسم اللہ نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز 1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوترمل اسٹاپ لاہور، پاکستان
Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر نماز میں سجدہ سہو کرنا تھا لیکن بھول گیا اور سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟

سائل: محمد اویس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جس پر سجدۂ سہو واجب ہو اور بھول کر سلام پھیر دے تو صرف سلام پھیرنے سے نماز سے باہر نہ ہو گا یہاں تک کہ سجدۂ سہو کر لے، لہٰذا جب تک بات چیت نہ کی یا مسجد سے باہر نہیں نکلا اگرچہ چہرہ قبلہ شریف سے پھیر لیا ہو یا اور کوئی فعل مُنافیِ نماز (نماز کے خلاف) نہیں کیا تو سابقہ جگہ پر جا کر یا مسجد کے کسی بھی حصے میں سجدہ سہو کرے اور دوبارہ التحیات پڑھ کر نماز مکمل کر دے۔ اور اگر سجدہ سہو نہ کیا یہاں تک کہ کوئی مُنافی نماز عمل کر لیا یا مسجد سے باہر نکل گیا تو اب سجدہ سہو نہیں کر سکتا بلکہ نماز کو لوٹانا واجب ہے یا سجدہ سہو واجب ہونا یاد تھا پھر بھی جان بوجھ کر نماز ختم کرنے کے ارادے سے سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر ہو گیا، اور سجدہ سہو واجب ہونے کے باوجود نہ کرنے کی وجہ سے نماز مکروہ تحریمی، واجب الاعادہ (دوبارہ پڑھنا واجب) ہو گئی۔

درمختار میں ہے: "(ویسجد للسھو ولو مع سلامه)۔۔(للقطع)۔۔(مالم یتحول عن القبلة اویتکلم) لبطلان التحریمة، ولو نسی السھو او سجدة صلبیة او تلاویة یلزمه ذالک مادام فی المسجد"۔ ترجمہ: سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت باقی تھا یا سجدۂ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کر لے۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے: "قید بالسھو لانه لو سلم ذاکرا ان علیه سجدة تلاوة او قراۃ التشھد الاخیر سقطت عنه، لان سلامه عمد فیخرجه من الصلاۃ، ولا تفسد صلاته لانه لم یبق علیه رکن من ارکان الصلاۃ، بل تکون ناقصة لترک الواجب۔۔۔۔۔قوله: (مادام فی المسجد) ای وان تحول عن القبلة استحسانا، لان المسجد کله فی حکم واحد۔۔۔۔۔فی البدائع من ان السجود لا یسقط بالسلام ولو عمدا، الا اذا فعل فعلا یمنعه من البناء، بان تکلم او قھقھة او احدث عمدا او خرج من المسجد او صرف وجھه عن القبلة وھو ذاکر له، لانه فات محله وھو تحریمة الصلاۃ فسقط ضرورة فوات محله۔ اھ تامل۔

ترجمہ: مصنف نے یہاں سجدے کو سہو کیساتھ مقید کیا کیونکہ اگر سجدہ تلاوت یا قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنا یاد ہونے کے باوجود سلام پھیر دیا تو سجدہ سہو ساقط ہو گیا، کیونکہ جان بوجھ کر سلام پھیرنا اس کو نماز سے نکال دے گا، البتہ نماز فاسد نہیں ہو گی کیونکہ نماز کے ارکان

میں سے کوئی بھی رکن باقی نہیں رہا بلکہ واجب کو ترک کرنے کی وجہ سے نماز ناقص ہو گئی۔اور مصنف کا یہ کہنا کہ "جب تک مسجد میں موجود ہو "(سجدہ سہو کرلے)یعنی اگرچہ قبلہ سے پھر چکا ہو استحساناً(تب بھی سجدہ سہو کرے گا) کیونکہ مسجد تمام کی تمام ایک ہی مکان کے حکم میں ہے۔۔۔۔بدائع الصنائع میں ہے کہ (فقط)سلام پھیرنے کی وجہ سے سجدہ سہو ساقط نہیں ہوتا اگرچہ عمداًسلام پھیرے۔سوائے اس کے کہ اس نے کوئی ایسا فعل کیا جو مانع بناء(یعنی نماز کی بناء کے خلاف ہو) مثلاً گفتگو کی یا قہقہہ لگا کر ہنسا یا جان بوجھ کر وضو توڑ دیا یا مسجد سے باہر نکل گیا یا سجدہ سہو یاد ہونے کے باوجود قبلہ سے پھر گیا(تو سجدہ ساقط ہو جائے گا) کیونکہ سجدہ سہو کا محل ہی فوت ہو گیا اور وہ نماز کی تحریم تھی۔لہذا محل فوت ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو کی ضرورت بھی ساقط ہو گئی۔(لہذا اب سجدہ سہو نہیں کر سکتا بلکہ نماز کا اعادہ ہی کرنا ہو گا)

(الدرالمختار وردالمحتار: کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، جلد2، صفحہ 559،558، مطبوعہ: کراچی)

تبیین الحقائق میں ہے:"سلام من علیه السهو لا یخرجه من الصلاۃ اصلاً لان السجود وجب لجبر النقصان فلابد ان یکون فی احرام الصلاۃ لیتحقق الجبر "۔یعنی جس پر سجدہ سہو لازم ہو لیکن سلام پھیر دے تو نماز سے نہیں نکلے گا کیونکہ سجدہ سہو(واجب کے ترک کی وجہ سے ہونے والی) کمی پورا کرنے کیلئے واجب ہوا ہے تو نماز کی تحریمہ کا باقی ہونا ضروری ہے تاکہ کمی پوری ہو سکے۔

(تبیین الحقائق شرح کنزالدقائق: کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، صفحہ 198، مطبوعہ: ملتان)

بنایہ شرح ہدایہ میں ہے:"انه یاتی به قبل ان یتکلم ویخرج من المسجد،وان یمشی وانحرف عن القبلة"۔یعنی گفتگو کرنے اور مسجد سے نکلنے سے پہلے سجدہ سہو کرلے اگرچہ چلنا یا قبلہ سے پھرنا بھی پایا گیا ہو۔

(البنایہ شرح الہدایہ، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، جلد2، صفحہ 629،دارالکتب العلمیہ: بیروت)

درر شرح غرر میں ہے:"الاصل ان یسجد قبل ان یتکلم اویخرج وان مشی او انحرف عن القبلة"۔ یعنی اصول اس میں یہ ہے کہ گفتگو کرنے یا مسجد سے نکلنے سے پہلے سجدہ سہو کرلے اگرچہ چلنا یا قبلہ سے پھرنا بھی پایا گیا ہو۔

(الدرر الاحکام شرح غرر الاحکام، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، صفحہ 154، مطبوعہ: کراچی)

تحفۃ الفقہاء میں ہے:"فکل فعل مناف للصلاۃ لکن هو من ضرورات البناء، نحو المشی والاستقاء وغیر ذلک، لا یفسد الصلاۃ وکل مالم یکن من ضروراته،یکون مفسداً"۔یعنی ہر ایسا فعل جو منافی نماز ہو لیکن نماز کی بناء کیلئے ضروری ہو نماز نہیں توڑتا جیسے چلنا یا پانی کی طلب وغیرہ،اور ہر ایسا فعل جو اس کیلئے ضروری نہ ہو نماز توڑ دیتا ہے۔

(تحفۃ الفقہاء: کتاب الصلاۃ، باب الحدث فی الصلاۃ، صفحہ 219،دارالکتب العلمیہ: بیروت)

اسی میں ہے:"فان کان منفرداًاو اماماً،فان الاولیٰ ان یعود الی مکان صلاتہ ویتم صلاتہ وان بنی فی موضع الوضوء، جاز"۔یعنی خواہ امام ہو یا مقتدی ان کیلئے اولیٰ یہ ہے کہ اپنی نماز کی جگہ واپس آئیں اور نماز مکمل کریں اور اگر وضو کی جگہ (یا اس مسجد کے کسی دوسرے حصے میں نماز پڑھ لیں) تو یہ بھی جائز ہے۔

(تحفۃ الفقہاء: کتاب الصلاۃ، باب الحدث فی الصلاۃ، صفحہ 221،دار الکتب العلمیہ: بیروت)

بہار شریعت میں ہے:" جس پر سجدۂ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدۂ سہو کرلے، لہٰذا جب تک کلام یا حدث عمد، یا مسجد سے خروج یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کرلے اور اگر سلام کے بعد سجدۂ سہو نہ کیا تو سلام پھیرنے کے وقت سے نماز سے باہر ہوگیا۔۔۔۔ اور اگر یاد تھا کہ سہو ہوا ہے اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو سلام پھیرتے ہی نماز سے باہر ہوگیا اور سجدۂ سہو نہیں کر سکتا، اعادہ کرے"۔

اسی صفحہ پر ہے:"سجدۂ نماز یا سجدۂ تلاوت باقی تھا یا سجدۂ سہو کرنا تھا اور بھول کر سلام پھیرا تو جب تک مسجد سے باہر نہ ہوا کرلے"۔

(بہار شریعت، کتاب الصلوۃ، سجدہ سہو کا بیان، جلد2، حصہ 4، صفحہ 717، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

مجموعۃ قواعد الفقہ میں ہے:"کُلُّ صَلاۃٍ اُدِّیَتْ مَعَ کَرَاھَۃِ التَّحْرِیْمِ تَجِبُ اِعَادَتُھَا"۔ ترجمہ: ہر وہ نماز جو کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جائے اس کا اعادہ واجب ہے۔

اس کے تحت فرمایا: سجدہ سہو نہیں کیا تو نماز مکروہ تحریمی ہوئی لہٰذا اس کا اعادہ واجب ہے۔ (مجموعۃ قواعد الفقہ، صفحہ 100)

بہار شریعت میں ہے: اگر سہواً (یعنی بھولے سے) واجب ترک ہوا اور سجدہ سہو نہ کیا جب بھی (نماز کا) اعادہ واجب ہے۔

(بہار شریعت، کتاب الصلاۃ، سجدہ سہو کا بیان، جلد2، حصہ 4، صفحہ 708، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

والله تعالیٰ اعلم و علمه جل مجده أتم و أحکم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفر لہ المولیٰ القدیر

11 ربیع الآخر 1441ھ 27 نومبر 2020

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفى عنه الباري